Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ودیگر

بنام

آر۔ کماراویل

تاریخ فیصلہ: 4اگست، 1993

[کلدیپ سنگھ اور پی۔ بی۔ ساونت، جسٹس صاحبان۔]

انسدادِ راک تھام: تامل ناڈو شراب کی غیر قانونی تجارت کرنے والے، منشیات سے متعلق جرائم میں ملوث افراد، جنگلاتی جرائم میں ملوث افراد، گنڈے، غیر اخلاقی انسانی اسمگلنگ میں ملوث افراد اور کچی آبادی پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کی خطرناک سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ، 1982۔

دفعہ 3- حراست کا حکم- متعلقہ اور اہم مواد- غور و فکر- ٹیلیگرام- کی صداقت- قرار پایا کہ، جب تک کہ بعد میں دستخط شدہ دستاویز سے تصدیق نہ ہو، ٹیلیگرام کے مندرجات کی کوئی صداقت نہیں ہے اور دیگر مستند دستاویزات کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے ان پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

دو افراد، جن کی اطلاع ضلعی انتظامیہ کے ریکارڈ میں عادت والے مجرموں کے طور پر دی گئی ہے، کو تامل ناڈو پریوینشن آف ڈینجرس ایکٹ آف بوٹ لیگرز، ڈرگ آفینڈرز، فاریسٹ آفینڈرز، گونڈاس، امورل ٹریفک آفینڈرز اینڈ سلم گریبرز ایکٹ، 1982 کے تحت اس بنیاد پر حراست میں لیا گیا کہ انہوں نے 25.11.1991 پر 3 بجے شام کو ہجوم والے علاقے میں پولیس اہلکاروں کے خلاف پر تشدد جرائم کا ارتکاب کیا اور اس طرح عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے متعصبانہ انداز میں کام کیا۔

حراست میں لیے گئے افراد نے عدالتِ عالیہ کے سامنے کم برائے پیش ملزم درخواستوں کے ذریعے اپنی حراست کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ حراست کے احکامات کو اہم دستاویزات پر غور نہ کرنے اور ذہن کا استعمال نہ کرنے کی وجہ سے خراب کیا گیا تھا کیونکہ متعلقہ اور اہم دستاویزات، یعنی ان کی طرف سے مختلف حکام کو بھیجا گیا ٹیلیگرام جس میں شکایت کی گئی تھی کہ انہیں 11.00 صبح

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

25.11.1991 پر پولیس حراست میں لیا گیا تھا، نہ تو حراست میں لیے گئے حکام نے غور کیا اور نہ ہی اس کی کاپیاں حراست میں لیے گئے افراد کو فراہم کی گئیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے جوابی بیان حلفی میں کہا کہ حراست میں لیے گئے افراد کو اس واقعے کے بعد ہی گرفتار کیا گیا جو 25.11.1991 پر 3 بجے شام کو پیش آیا اور جن ٹیلیگراموں کا حوالہ دیا گیا تھا وہ گرفتاری کے بعد دیر شام تک کیے گئے تھے۔

عدالت عالیہ نے درخواستوں کی منظوری دی اور حراست کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ٹیلیگرام متعلقہ اور اہم مواد تھے جنہیں حراست کے اختیار کے سامنے رکھا جانا چاہیے تھا اور چونکہ حراست کی بنیاد سے یہ ظاہر نہیں ہوتا تھا کہ حراست کے اختیار نے ٹیلیگرام کو مد نظر رکھا تھا۔ ریاست نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں دائر کیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا کہ: 1.1. حراست کے احکامات کو اس بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جا سکا کہ ٹیلیگرام ضمنی میں موجود کچھ مواد کو حراست کے اختیار نے دھیان میں نہیں رکھا۔ اس لیے عدالت عالیہ نے حراست کے احکامات کو کالعدم قرار دینے کا جواز پیش نہیں کیا۔

1.2. ٹیلیگرام بذات خود کوئی مستند دستاویز نہیں ہے۔ یہ ایک غیر دستخط شدہ/گمنام مواصلات کی طرح ہے۔ ٹیلیگرام کے مواد، جب تک کہ بعد میں دستخط شدہ درخواست، نمائندگی یا بیان حلفی سے تصدیق نہ ہو، اس کی کوئی صداقت نہیں ہے اور ریکارڈ پر موجود دیگر مستند دستاویزات کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

1.3. ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ حراست کے احکامات جاری ہونے سے پہلے کوئی اور مراسلہ حراست کے اختیار کو یا پولیس کو بھیجا گیا تھا، جس میں ٹیلیگرام کے مندرجات کی تصدیق کی گئی تھی۔ حراست کے احکامات حراست کے اختیار کی طرف سے اس کے سامنے رکھے گئے مواد کی بنیاد پر جاری کیے گئے تھے۔

2. حراست کی بنیاد پر بتایا گیا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد کی جانب سے دائر ضمانت کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ حراست کے اختیار نے ضمانت کی درخواست پر اپنا ذہن لگایا تھا جس

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں یہ دعوی تھا کہ زیر حراست افراد کو 11.30 صبح 25.11.1991 پر گرفتار کیا گیا تھا۔ حراست میں لینے والی اتھارٹی کے سامنے حراست میں لیے گئے افراد کا معاملہ تھا کہ انہیں صبح 11.00 صبح/11.30 پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس معاملے کے پیش نظر ٹیلیگرام پر مبنی چیلنج اپنی مطابقت کھو دیتا ہے۔

3. چونکہ قیدیوں کو عدالت عالیہ کے فیصلے کے نتیجے میں رہا کیا گیا تھا، اس لیے یہ انصاف کے مفاد میں نہیں ہوگا- وقت گزرنے کی وجہ سے- حراست کے احکامات پر مزید عمل درآمد عمل درآمد اور انہیں حراست کی بقیہ مدت سے گزرنے کے لیے حراست میں رکھنا۔ تاہم، حراست کے اختیار کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ حالات اور ان کی سرگرمیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون کے مطابق حراست کے سوال پر نئے سرے سے غور کرے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 516-517، سال 1993۔

رٹ پٹیشن نمبر 16838 اور 16839، سال 1991 میں مدراس عدالت عالیہ کے 5.2.1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے سبرامنیم، کے وی وشوناتھن اور کے وی وینکٹارمن۔

جواب دہندگان کے لیے کے کے منی اور بی کمار۔

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس نے سنایا۔

دونوں درخواستوں میں خصوصی اجازت دی گئی۔

آر رامناتھن اور جی جوتھی شنکر کو تامل ناڈو شراب کی غیر قانونی تجارت کرنے والے، منشیات سے متعلق جرائم میں ملوث افراد، جنگلاتی جرائم میں ملوث افراد، گنڈے، غیر اخلاقی انسانی اسمگلنگ میں ملوث افراد اور کچی آبادی پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کی خطرناک سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ 1982 (ایکٹ) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ، تنجاور نے ایکٹ کے تحت دونوں قیدیوں کے سلسلے میں حراست کے احکامات جاری کیے تھے۔ زیر حراست افراد نے تامل ناڈو عدالت عالیہ کے سامنے کم برائے پیش ملزم درخواستوں کے ذریعے حراست کو چیلنج کیا۔ 5 فروری 1992 کے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے، عدالت عالیہ نے دونوں درخواستوں کو منظور کر لیا اور حراست کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔ یہ اپیلیں، خصوصی اجازت کی درخواستوں کے ذریعے، ریاست تامل ناڈو کی طرف سے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہیں۔

دونوں نظر بند افراد کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ریکارڈ میں عادی مجرم قرار دیا گیا ہے، جن کے خلاف مختلف جرائم کے ارتکاب کی مجرمانہ سابقہ کا ریکارڈ موجود ہے۔ یہ واقعہ جسے حراست کے احکامات میں بنیادی کیس بنایا گیا ہے، مبینہ طور پر 25 نومبر 1991 کی شام 3 بجے پیش آیا۔ ہمارے لیے مذکورہ واقعے کی تفصیلات میں جانا ضروری نہیں ہے، یہ کہنا کافی ہے کہ زیر حراست افراد نے مبینہ طور پر ہجوم والے علاقے میں پولیس اہلکاروں کے خلاف پر تشدد جرائم کا ارتکاب کیا اور اس طرح عوامی نظم وضبط کی بحالی کے لیے متعصبانہ انداز میں کام کیا۔ دونوں قیدیوں کو ایک ہی بنیادی مقدمے کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا۔ زیر حراست افراد نے حراست کے احکامات کو عدالت عالیہ کے سامنے درج ذیل بنیادوں پر چیلنج کیا:-

> "متعلقہ اور اہم دستاویزات، یعنی حراست میں لیے گئے افراد کی جانب سے پولیس حکام، وزیر اعلی، عدالت عالیہ اور دیگر حکام کو بھیجے گئے ٹیلیگرام جس میں یہ شکایت کی گئی تھی کہ حراست میں لیے گئے افراد کو 25 نومبر 1991 کی صبح پولیس حراست میں لیا گیا تھا، نہ تو حراست میں لیے گئے حکام کے سامنے رکھے گئے اور نہ ہی مذکورہ ٹیلیگرام کی کاپیاں حراست میں لیے گئے افراد کو فراہم کی گئیں حالانکہ اس سلسلے میں ان کی طرف سے درخواست کی گئی تھی۔ اس طرح اہم دستاویزات پر غور نہ کرنے اور ذہن کا استعمال نہ کرنے کی وجہ سے حراست کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا۔"

حراست میں لیے گئے افراد کے مطابق ٹیلیگرام ضلع مجسٹریٹ، تنجاور سمیت مختلف حکام کو بھیجے گئے تھے جس میں یہ شکایت کی گئی تھی کہ حراست میں لیے گئے افراد کو 25 نومبر 1991 کی صبح 11.00 پر تھانجاور ویسٹ پولیس اسٹیشن لے جایا گیا تھا اور انہیں غیر قانونی طور پر پولیس حراست میں رکھا جا رہا تھا۔ حراست کی بنیاد نے بنیادی مقدمے کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے خاص طور پر کہا کہ مذکورہ واقعہ 25 نومبر 1991 کی شام 3 بجے پیش آیا اور اس کے بعد پولیس نے حراست میں لیے گئے افراد کو گرفتار کر لیا۔ عدالت عالیہ کے مطابق اگر ٹیلیگرام کے مندرجات کہ زیر حراست افراد کو صبح 11.00 پر پولیس کی تحویل میں لیا گیا تھا، درست ہیں، تو پھر زیر حراست افراد اسی دن شام 3 بجے کسی بھی واقعے میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ لہذا عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ زیر حراست افراد کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانب سے بھیجے گئے ٹیلیگرام متعلقہ اور اہم مواد تھے جنہیں زیر حراست اتھارٹی کے سامنے رکھا جانا چاہیے تھا۔ چونکہ حراست کی بنیاد نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ٹیلیگرام کو مد نظر رکھا تھا، اس لیے حراست کو ذائل کر دیا گیا: عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کی اجازت دی اور اس مختصر بنیاد پر حراست کو کالعدم قرار دے دیا۔

ہم عدالت عالیہ کی جانب سے کیے گئے استدلال اور نتائج سے متفق نہیں ہیں۔

زیر حراست افراد نے 26 نومبر 1991 کو جوڈیشل مجسٹریٹ، تنجاور کے سامنے ضمانت کی درخواست دائر کی۔ ضمانت کی درخواست کا پیراگراف 1 درج ذیل ہے:-

'دونوں درخواست گزاروں کو مدعا علیہ نے تقریباً 11.30 صبح سیشنز اینڈ ڈسٹرکٹ ججوں کی عدالت، تنجاور کے احاطے سے حراست میں لے لیا۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ زیر حراست افراد نے ضمانت کی درخواست میں خاص طور پر ذکر کیا تھا کہ انہیں پولیس نے صبح 11.30 پر گرفتار کیا تھا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عدالت عالیہ کے سامنے دائر اپنے جوابی بیان حلفی میں درج ذیل بیان کیا:-

"جہاں تک بیان حلفی کے پیراگراف 4 کے بیانات کا تعلق ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ حراست میں لیے گئے افراد کو عدالت کے احاطے میں صبح 11.00 پر گرفتار نہیں کیا گیا جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے۔ اسے اور اس کے ساتھی کو اس واقعے کے بعد ہی گرفتار کیا گیا جو 25.11.1991 پر شام 3 بجے پیش آیا۔ جن ٹیلیگراموں کا حوالہ دیا گیا تھا وہ گرفتاری کے بعد ہی بک کیے گئے تھے، یعنی دیر شام۔ میں نے حراست میں لیے گئے شخص کی جانب سے دائر ضمانت کی درخواست کو بھی برقرار رکھا ہے جس میں یہ دعوی ہے کہ حراست میں لیے گئے شخص کو صبح 11.30 پر گرفتار کیا گیا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ حراست میں لیے گئے شخص کا غلط بیان ہے کیونکہ اسے صرف 3 بجے شام کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ٹیلیگرام صرف شام 4 بج کر 45 منٹ پر بھیجے گئے۔ اس مدعا علیہ نے شخصی اطمینان تک پہنچنے کے لیے ٹیلیگرام کا حوالہ نہیں دیا ہے اور نہ ہی ٹیلیگرام پر انحصار کیا ہے اور لہذا وہ مادی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

> دستاویزات نہیں ہیں اور زیر حراست شخص یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اسے موثر اور بامعنی نمائندگی سے محروم رکھا گیا ہے۔ حراست کی بنیاد پر جن تمام دستاویزات پر انحصار کیا گیا ہے وہ حراست میں لیے گئے شخص کو پیش کر دی گئی ہیں۔ لہذا اس کے برعکس دلیل قانون میں پائیدار نہیں ہے اور اس کی تردید کی جاتی ہے۔"

ریاست تامل ناڈو کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر ایڈوکیٹ جنرل نے ہمیں حراست کی بنیاد پر لے لیا ہے۔ پیراگراف 3 میں اس بنیاد کا ذکر کیا گیا ہے کہ زیر حراست افراد کی جانب سے دائر ضمانت کی درخواست 26 نومبر 1991 کو جوڈیشل مجسٹریٹ، تنجاور نے مسترد کر دی تھی۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانت کی درخواست پر اپنا ذہن لگایا تھا جس میں یہ دعوی تھا کہ حراست میں لیے گئے افراد کو پولیس نے 25 نومبر 1991 کی صبح 11.30 پر گرفتار کیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے زیر حراست افراد کا معاملہ تھا کہ انہیں پولیس نے صبح 11.00 11.30 پر گرفتار کیا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ٹیلیگرام کی بنیاد پر قیدیوں کے لیے علمی وکیل کی دلیل اس کی مطابقت کو کھو دیتی ہے۔

ہم قیدیوں کے لیے فاضل وکیل کی دلیل کو دوسرے زاویے سے جانچ سکتے ہیں۔ زیر حراست افراد نے اپنے کیس کی بنیاد صرف اس حقیقت پر رکھی ہے کہ ان کی طرف سے بھیجے گئے ٹیلیگرام کے مندرجات کو زیر حراست اتھارٹی نے مد نظر نہیں رکھا تھا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ حراست کے احکامات جاری ہونے سے پہلے کوئی اور مراسلہ حراست کے اختیار کو یا پولیس کو بھیجا گیا تھا، جس میں ٹیلیگرام کے مندرجات کو مستحکم کیا گیا تھا۔ ٹیلیگرام بذات خود کوئی مستند دستاویز نہیں ہے۔ یہ ایک غیر دستخط شدہ/گمنام مواصلات کی طرح ہے۔ جب تک کہ کسی ٹیلیگرام کی تصدیق بعد میں دستخط شدہ درخواست، نمائندگی یا بیان حلفی کے ذریعے نہیں کی جاتی ہے، ٹیلیگرام کے مندرجات کی کوئی صداقت نہیں ہے اور ریکارڈ پر موجود دیگر مستند دستاویزات کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ حراست کے احکامات ضلع مجسٹریٹ نے پولیس حکام کی طرف سے ان کے سامنے رکھے گئے مواد کی بنیاد پر جاری کیے تھے۔ ضلع مجسٹریٹ کو ٹیلیگرام کی شکل میں موصول ہونے والے کسی بھی مواد کو اس کی تصدیق کرنے والے بعد کے کسی مراسلے کی عدم موجودگی میں غور میں نہیں لیا جا سکتا تھا۔ اس لیے ہمارا خیال ہے کہ حراست کے احکامات کو اس بنیاد پر چیلنج نہیں کیا جا سکتا کہ ٹیلیگرام ضمنی میں موجود کچھ مواد کو حراست کے اختیار نے مد نظر نہیں رکھا تھا۔